بہن بھائیوں کے ساتھ

حسن سلوک

12-July-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبَتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عالیشان ہے: **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا بِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِكَ الْیَوْمَ،** یعنی جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر، ج۱۸ ص ۳۶۲ حدیث: ۹۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل ِخَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان اور بے حد شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ پاک نے ہمیں بہتر انداز میں زندگی گزارنے کے لیے دینِ اسلام کے بنیادی اصول اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے اعمال کے بارے میں رہنمائی فرمائی ہے جن پر عمل کرکے ہم اپنی دنیاوی واُخروی زندگی کو اچھے انداز میں سنوار سکتے ہیں۔ ان اعمال میں سے ایک بہترین عمل "حُسنِ سلوک" بھی ہے جو کہ اللہ پاک کے پسندیدہ اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ حُسنِ سلوک کے زیادہ حقدار قریبی رشتے دار یعنی والدین، بہن اور بھائی وغیرہ ہیں۔ آج دعوتِ اسلامی کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہم بہن بھائیوں سے حُسنِ سلوک کے فضائل وبرکات کے متعلق بیان سنیں گے، آیئے! اس بارے میں ایک

بہت ہی پیاری حکایت سنئے، چنانچہ

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی مَحَبَّت:

حضرتِ سیّدنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین (3) دن رات سے زیادہ قطع تَعَلُّق کرے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی سبقت کرے گا۔ حضرت ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حَضَراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے دَرمیان کوئی شکر رَنجی (ناراضی) ہوگئی ہے۔ میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدمَت میں حاضِر ہُوا اور عَرض کی: لوگ آپ کی پیروی (Follow) کرتے ہیں اور آپ حَضرات ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور آپس میں قطع تَعَلُّق یعنی بول چال بند کر رکھی ہے۔ آپ ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں کیونکہ آپ ان سے چھوٹے ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ جب دو(2) آدمیوں کے درمیان قطع تَعَلُّق ہوجائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا، میں مُلاقات کرنے میں ضَرور پہل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا: امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ امام حسین نے جو بات کہی ہے وہ درست ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کی آپس میں صُلح ہوگئی۔ (ذخائر العقبی، ص۲۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُما آپس میں ایک دوسرے سے کتنی محبت فرماتے تھے حتی کہ نیک کام میں بھی یہ تمنا کرتے کہ میرا بھائی مجھ سے پیچھے نہ رہ جائے اور یہ بھی معلوم ہُوا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین (3) دن رات سے زیادہ قَطع تعَلُّق کرے یعنی تعلق توڑے رکھے۔ مگر افسوس! آج کل ذرا ذرا سی بات پر بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں، ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، معمولی سی رنجش پر خاندان کے خاندان جُدا ہو جاتے ہیں، بعض اوقات یہ لڑائی بڑھتے بڑھتے قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہے حالانکہ جو اپنے مسلمان بھائی سے بلاوجہ قطع تعلقی کرتا ہے احادیثِ مبارکہ میں اس کے لئے دردناک وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں، چنانچہ

مغفرت سے محروم

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: پیر اور جمعرات کو اللہ پاک کے حُضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ پاک آپس میں عَداوت رکھنے اور قطعِ رِحمی کرنے والوں کے عِلاوہ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (مُعۡجَمُ الۡکَبِیر، ج ۱ ص ۱۶۷، حدیث: ۴۰۹)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها، الحديث: ٦٥٢٠، ص ١٠٦٢)

بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے ان لوگوں کو درس عبرت حاصل کرنی چاہئے جو ذرا ذرا سی بات پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قَطعِ رحمی کر لیتے ہیں، اگر ہم میں سے کسی کی کسی رِشتے دار یا اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی سے ناراضی ہو تو ان کو راضی کر لیجئے اگرچہ اِنہی کا قُصور ہو، صُلح کیلئے خُود پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خَندہ پیشانی یعنی کُھلے دل کے ساتھ اُس

سے مل کر تعلُّقات سَنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے معافی مانگنے میں پہل کر لینی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ! سَربُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ** "یعنی جو اللہ پاک کیلئے عاجزی کرتا ہے، اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) لٰہذا ہمیشہ اپنے بہن بھائیوں، رشتہ داروں سے بنا کر رکھئے، ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا مُظاہرہ کرتے رہئے، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

بڑے بھائی کا اِحترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِینِ اسلام نے ہمیں اپنے بڑوں کا احترام سکھایا ہے، ہمارے بڑوں میں بڑے بھائی کا مقام و مرتبہ بھی ادب کے لائق ہے۔ بڑے بھائی کے دل میں اللہ پاک کی طرف سے چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحبَّت رکھی جاتی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجودگی میں تو چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا بھی کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ چھوٹے بہن بھائی ان کا ادب کریں، ان کی عزّت و توقیر کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مقام و مرتبہ دیں، والِدَین کی غیر مَوجُودگی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ضرور سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی، ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور ان کے مُتَعلِّق بدگمانیوں سے بچیں۔ حتَّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی ناراض ہو جائیں تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے مُعافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھا سلوک کرو

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے،اس کی تعبیر جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب مشہور تابعی بزرگ حضرت امام محمد بن سیرین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو سنایا(جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟میں نے کہا:جی نہیں،تواُنہوں نے ارشاد فرمایا:تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟میں نے کہا:جی ہاں، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ارشاد فرمایا:اس کے مُعاملے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو،اس کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا برتاؤ کرو اور قطع تعلّقی سے باز رہو۔(شعب الایمان،۶/۲۱۰،حدیث:۷۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑے بھائی کو بھی چاہئے کہ یہ ذہن نہ بنائے کہ چھوٹے ہی میری عزّت کریں،میں چاہے ان کے ساتھ سخت لہجے میں بات کروں۔یادرکھئے!اسلام نے ہر ایک کے حُقُوق وآداب بیان فرمائے ہیں،جہاں چھوٹوں کو حکم دیا کہ اپنے بڑوں کا ادب کریں، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹوں سے شَفْقَت و مَحبَّت کا برتاؤ کریں،ان کی ضروریات کا خیال رکھیں،ان کی اچھی تربیت کریں۔ آیئے!اس بارے میں دو(2) فرامینِ مصطفٰے سنئے،چنانچہ

ارشاد فرمایا:**لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡ صَغِیۡرَنَا وَیُوَقِّرۡ کَبِیۡرَنَا وَیَعۡرِفۡ لَنَا حَقَّنَا**۔یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور مُسلمان کا حق نہ جانے، وہ ہم سے نہیں۔(معجم الکبیر،۱۱/۳۵۵،حدیث:۱۲۲۷۶)

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے ارشاد فرمایا:بڑوں کی عزّت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یُوں آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ مِلایا۔(المطالب العالیہ،کتاب الرقاق،باب الوصایا النافعة،۷/۵۷۰ حدیث:۳۱۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ پیارے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شفقت کرنے، بڑوں کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا ہے لیکن افسوس کہ فی زمانہ جس طرح ہم نیک کاموں سے دور ہوتے جارہے ہیں وہیں بہن بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے، ان کی حاجت روائی کرنے، ان کے دکھ سکھ میں کام آنے، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے سے بھی دور ہوتے جارہے ہیں، بلکہ بعض تو ایسے بدنصیب بھی ہیں جو والدین کے رخصت ہونے کے ساتھ ہی بہن بھائیوں سے کنارہ کشی یعنی دوری اختیار کرلیتے اور کئی کئی مہینوں تک ان کی خیریت بھی دریافت نہیں کرتے، فی زمانہ بالخصوص بہنوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے کسی سے پوشیدہ نہیں، الامان والحفیظ۔ آیئے! بہن کے ساتھ صلۂ رحمی نہ کرنے اور اس کے حقوق سے لاپرواہی برتنے والے شخص کا عبرتناک واقعہ سنئے اور خوفِ خدا سے لرز جایئے، چنانچہ

بَرَہُوت نامی کنواں!

منقول ہے کہ ایک امیر شخص نے حج کا ارادہ کیا تو ایک اور امیر شخص کے پاس عرفہ سے لوٹنے تک بطورِ امانت ہزار (1000) دینار رکھے، جب واپس آیا تو اسے مرا ہوا پایا، اس نے اپنے مال کے متعلق اس کی اولاد سے دریافت کیا لیکن انہیں اس کی کوئی خبر نہ تھی، لہٰذا اس نے مکۂ مکرمہ کے علمائے کرام سے اس مسئلہ کا حل دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب آدھی رات ہو تو آب زمزم کے کنوئیں کے پاس آکر اس میں دیکھنا اور پھر اس مرنے والے شخص کا نام لے کر آواز دینا، اگر وہ اہلِ خیر میں سے ہوا تو پہلی ہی بار پکارنے پر تمہیں جواب دے گا۔ چنانچہ، وہ گیا اور اس میں آواز دی لیکن کسی نے اسے جواب نہ دیا، اس نے علمائے کرام کو واپس آکر بتایا تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھا اور فرمایا کہ ہمیں خوف ہے کہ تمہارا دوست جہنمیوں میں سے ہے، اب تم یمن جاؤ، وہاں

ایک بَرَہُوت نامی کنواں ہے، منقول ہے کہ وہ جہنم کے منہ پر ہے، وہاں رات کے وقت جا کر دیکھنا اور پکارنا: اے فلاں! وہ تمہاری آواز کا جواب دے گا چنانچہ، وہ یمن گیا اور جا کر اس کنوئیں کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو اس کی رہنمائی وہاں تک کر دی گئی، لٰہذا رات کے وقت اس نے وہاں جا کر آواز دی: اے فلاں! پس اس کے دوست نے اس کی آواز کا جواب دیا تو اس نے پوچھا: میرے دینار کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے اپنے گھر کی فلاں جگہ اسے دفن کر دیا اور اپنے بچوں کو بھی نہیں بتایا، ان کے پاس جاؤ اور وہاں گڑھا کھودو گے تو اپنا مال پالو گے، پھر اس نے پوچھا: کس چیز نے تمہیں یہاں پہنچایا حالانکہ میں تمہارے بارے میں اچھا گمان کرتا تھا؟ اس نے جواب دیا: "میری ایک غریب بہن تھی، میں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک) نہیں کرتا تھا، اس سبب سے اللہ پاک نے مجھے یہ سزا دی اور مجھے اس مقام پر پہنچا دیا۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۷۲ ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بیان کردہ حکایت میں بہن سے قطع تعلقی کرنے اور صلہ رحمی نہ کرنے والے کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیا گیا کیونکہ قطع تعلقی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا جیسا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان عالیشان ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا، الحدیث: ۶۵۲۰، ص ۱۰۶۲) یاد رکھئے! ایک مَضْبُوط و خُوشحال خاندان کی بَقا کے لیے حُسنِ اخلاق اِنْتِہائی ضَروری ہے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ والدین بچپن سے ہی اپنی بچوں کی پرورش میں ذَرَّہ بھر کوتاہی نہ کریں اور حسنِ اخلاق، ملنساری اور آپس میں شفقت و محبت کے حوالے سے ان کی مدنی تربیّت کا ایسا اہتمام کریں کہ ہر کوئی ان کے بچوں کی تعریف کرے کہ کتنے بااخلاق بچے ہیں ہر ایک سے بڑھ کر سلام و مصافحہ کرتے ہیں، مسکرا کر بات کرتے ہیں، ہر کام کیلئے خوشی خوشی تیار رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! بچے اپنے والدین

کی تربیت اور نقشِ قدم پر چلتے ہیں اگر والدین اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے، ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہیں آتے، اپنے بہن بھائیوں کے گھر کئی کئی مہینے تک نہیں جاتے تو ان کے بچے بھی آپس میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اتفاق اتحاد سے نہیں رہتے۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آئیں، ان کی خوشی غمی میں شریک ہوں تاکہ ان کے بچے بھی والدین کی دیکھا دیکھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ مل جل کر رہیں اور اس طرح ایک خوشحال خاندان میں نااتفاقی اور لڑائی جھگڑے کی نوبت نہیں آئے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے، اپنے دل میں ان کے لئے نرمی و محبت رکھتے، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے اور اگر کوئی ان کی اِن محبتوں کو توڑنے کی کوشش کرتا تو وہ اس شیطانی واروں کو ناکام بنادیتے اور سامنے والے کو ایسا جواب دیتے کہ وہ مایوس ہو کر لوٹ جاتا، چنانچہ

چُغلخور خاموش ہوگیا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خان سے بڑی محبت فرماتے تھے، ایک بار مولانا محمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زوجہ کے لئے سونے کے کنگن بنوائے، کسی چغلخور نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑا خوبصورت جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر (میرے بھائی) مولانا محمد رضا نے یہ کنگن اپنے مال سے بنوائے ہیں تو مجھے خوشی ہے کہ اللہ پاک نے میرے بھائی کو اس قدر مال عطا فرمایا ہے اور اگر انہوں نے میرے مال سے بنوائے ہیں تو مجھے

اس سے بھی زیادہ خوشی ہے کہ میرا بھائی میرے مال کو اپنا مال سمجھتا ہے۔ یہ جواب سن کر وہ چغلخور ناکام ونامراد اور مایوس ہو کر لوٹ گیا۔(اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات، ۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ میں جہاں سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اپنے بھائی سے محبت کا انداز معلوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ کسی دوسرے کی باتوں میں آکر اپنے بہن بھائیوں کے بارے میں طرح طرح کی بد گمانی کرنا، ان کی عزت کی دھجیاں بکھیرنا، ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا، ان کے عیبوں کو سارے زمانے میں اچھالنا بہت ہی برا کام ہے۔ مگر افسوس! آج کل ہماری گفتگو میں غیبت و چغلی بہت عام ہوتی جارہی ہے جہاں دو افراد مل کر بیٹھے وہیں تیسرے شخص کی غیبت اور چغلی کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد جمگھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی تفتیش کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابِت کردے۔ فی زمانہ دو بھائیوں میں نفرت وفساد سے لے کر خاندان میں لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت گری کا ایک سبب چغلخوری ہے، چغلخور محبتوں کا چور ہے، چغلخور عقلوں کے دشمن ہیں، چغلخور نفرتیں پھیلانے کا سبب ہے، چغلخور لڑائی جھگڑے کروانے والی شیطانی مشین ہے، آیئے! چغلخوری کے متعلق تین (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ

- ♣ ارشاد فرمایا: تم میں میرے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ چغلخور ہیں جو دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور پاکدامن لوگوں میں عیب ڈھونڈیں۔(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۸/۴۸، رقم: ۱۲۶۶۸)
- ♣ ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح قطع کر دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترھیب من الغیبۃ۔۔۔الخ ۳/۴۰۵، الحدیث:۴۳۶۲)

♣ ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قتات۔یعنی چغلخور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔(بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۴/۱۱۵، الحدیث ۶۰۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ چغلخور کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی، چغلخور اللہ ورسول کے نافرمانوں میں شامل ہو جاتا ہے، چغلخوری ایمان کی بربادی کا سبب ہے، چغلخور جنت میں داخل نہیں ہو گا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نہ خود کسی کی چُغلی کریں اور نہ ہی یکطرفہ بات سُن کر دوسرے فریق کے بارے میں کوئی رائے قائم کریں۔

اللہ پاک ہمیں چغلی کی آفت سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہابیل" اور "قابیل" دونوں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے ہیں۔ منقول ہے کہ روئے زمین پر سب سے پہلا قاتل قابیل اور سب سے پہلا مقتول ہابیل ہے ان دونوں کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت حواء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی اقلیما کا نکاح اپنے دوسرے بیٹے ہابیل کے ساتھ کرنا چاہا مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار ہوا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بہت سمجھایا کہ اقلیما تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے، اس لئے وہ تیری بہن ہے، اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہو سکتا، مگر قابیل اپنی ضد پر اڑا رہا۔ بالآخر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قُربانیاں اللہ پاک کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی وہی اقلیما کا حق دار ہو گا۔اس

زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چُنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغض و حسد پیدا ہو گیا اور اس نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کردینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ پاک کا کام ہے اور وہ تقویٰ واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تو مُتقی ہوتا تو ضرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۸۵-۸۶، ملخصاً، صراط الجنان، ۲/۴۱۶، تحت الآیۃ ۲۷، ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قابیل کو دنیا کی مَحَبَّت اور بُغض و حسد نے اپنے بھائی کے قتل پر کے پر اُکسایا اور اس نے اپنے بھائی کو قتل کرڈالا۔ آج بھی ہمارے معاشرے میں ایک بھائی اپنے بھائی سے اس کی علمی قابلیت، بہترین ذِہنی صَلاحیّت، کثیر مال و دولت، عِزّت و شَرافت اور بہترین مُلازمت و وجاہت کو دیکھ کر حَسَد کرتا ہے اور اس حسد کی آگ میں جل کر اپنے بھائی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے بھائی سے ان نعمتوں کے چھن جانے کی دعائیں کرتا ہے۔ یاد رکھئے! حسد کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھاجاتی ہے۔ (سنن ابن ماجه: کتاب الزھد باب الحسدج ۴/۴۷۲ الحدیث: ۴۲۱۰) ایک اور حدیثِ پاک میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُخُوَّت وبھائی چارہ کو قائم رکھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپس میں حَسَد نہ کرو، آپس میں بُغض

وعداوت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی بُرائی بیان نہ کرو اوراے **اللہ** کے بندو! بھائی بھائی بن کررہو۔(بخاری،کتاب الادب،باب یاایھاالذین امنواجتنبوا۔۔الخ ۱۱۷/۴،الحدیث:۶۰۶۶)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بد گُمانی، حَسَد، بُغض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے مَحبّت ٹوٹتی ہے اور اِسلامی بھائی چارہ مَحبّت چاہتا ہے، لہٰذا یہ عُیوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔(مرأۃ المناجیح،۶/۶۰۸) معلوم ہوا کہ حَسَد اس قدر بُرا فعل ہے کہ اس کے سبب نہ صِرف ہمارے نیک اَعْمال ضائع ہوتے ہیں بلکہ مُسلمانوں کی آپس میں مَحبّت واُخُوَّت ختم ہوکر دلوں میں بُغض وعَداوت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا آج ہی حسد کے گناہ سے توبہ کیجئے اور اپنے بہن بھائیوں کی خوشیاں دیکھ کر ان سے جلنے کے بجائے ان کی نعمتوں میں اضافے کیلئے اللہ پاک سے دعا بھی کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں سے یکساں سلوک کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہن بھائیوں میں اتفاق اتحاد قائم رکھنے کیلئے والدین کا کردار بھی اہمیت کا حامل ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں انہیں کوئی چیز دینے یا شفقت ومحبت سے پیش آنے میں برابری کا اصول اپنائیں۔ بلاوجہِ شرعی کسی بچے کو نظر انداز کرکے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازک دلوں پر بچپن ہی سے بغض وحسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ والدین کا کسی ایک بچے کے ساتھ یہ امتیازی سلوک دیکھ کر دوسرے بہن بھائی احساسِ کمتری کا شکار ہو کر بسا اوقات ایسا قدم اٹھالیتے ہیں جو ان کی اور والدین کی زندگی کے لئے انتہائی نقصان ثابت ہوتا ہے۔

بچپن میں تربیت کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں، بچپن سے ہی انہیں آپس میں محبت، ایک دوسرے کی جان و مال، عزت وآبرو کی حفاظت کا ذہن دیں۔ لیکن افسوس والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچے چھوٹے ہیں جو چاہیں کریں، تھوڑے بڑے ہو جائیں تو اِن کی اخلاقی تربیت کریں گے۔ ایسے والدین کو چاہیے کہ اس واقعے کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ بچوں کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاتی ہے۔ جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں پختہ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثلِ موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جاسکتا ہے بچے کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا، بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بچوں کو بچپن ہی سے محبت کا درس دیا جائے تو ان کے دل میں ہر ایک کے لئے محبت پیدا ہو گی۔ اگر بچوں کو بچپن سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتے، اگر اُنہیں سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتے ہیں اگر اُنہیں سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنایا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتے ہیں بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم اور ہماری اولاد اپنے بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوست احباب سے حُسنِ سلوک کرنے والے بن جائیں تو آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی حلقے میں نمازِ فجر کے بعد تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنزُ الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان/ تفسیر نورُالعرفان/ تفسیر صراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اورآخر میں شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا اور سُنا جاتا ہے، اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوْراد و وظائف اوراِشراق وچاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا تو قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۳/۴۱، معجم کبیر، ۱۰/۱۹۸ حدیث: ۱۰۴۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام خوب عام کریں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ مدنی ماحول بگڑے ہوئے لوگوں کو سُدھارنے میں کافی مدد فراہم کرتا ہے۔

پُرانے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مدنی کاموں کے ذریعے نئے نئے اسلامی بھائی تو تیار کرتے ہی ہیں مگر ہمیں ان پُرانے اسلامی بھائیوں سے بھی رابطہ رکھنا چاہیے جو پہلے مدنی ماحول سے

وابستہ تھے اور فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ سنن ومستحبات پر اخلاص واستقامت سے عمل کرنے والے تھے مگر کسی کو مالی مسائل نے دور کیا تو کسی کو بیماریوں نے دھکا مارا، کوئی مصروفیت کے سبب چھوڑ گیا تو کسی نے شادی کے بعد آنا چھوڑ دیا اور کوئی والدین کے منع کرنے پر مدنی ماحول سے دور ہو گیا۔ بہرحال وجہ کوئی بھی ہو ہمیں ان پُرانے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اپنے ساتھ لانا چاہیے، مدنی مذاکروں، مدنی دوروں اور مدنی قافلوں میں شرکت کی دعوت پیش کرنی چاہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مدنی کاموں کو چار چاند لگ جائیں گے اور ان اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا تو ہمارا مدنی انعام بھی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 55 ہے: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو (جو پہلے مدنی ماحول میں تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کرکے ان کو مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (مگر جس پر تنظیمی پابندی ہو اسے نہ چھیڑیں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں بہن کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے بہنوں کے حقوق بھی اجاگر فرمائے اور اپنے ماننے والوں کو اپنی سگی و رضاعی بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا درس دیا ہے کیونکہ بہنیں ہی بھائیوں کے نخرے برداشت کرتی ہیں، ان کی فرمائشیں پوری کرتی ہیں، دکھ سکھ کی گھڑی میں بھائیوں کا ساتھ دیتی ہیں، بہنیں ہی اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کرتی ہیں، والدہ کے انتقال کے بعد گھر کا سارا کام کاج اپنے ذمے لے کر والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں، جبکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ انتہائی بُرا سُلوک کیا جاتا تھا۔ عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ

حُسنِ سُلوک کیا اوران کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتا رہا تو اسے جنت ملے گی۔

(ترمذی،کتاب البر و الصلة،باب ماجاء فی النفقة۔۔الخ ۳/۳٦۷،حدیث:۱۹۲۳)

حضرت سیّدنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی بہنوں کی محض نگہداشت،ان کی کنگھی چوٹی اوراچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔(مسلم،کتاب الرضاع،باب استباب البکر،حدیث:۳٦٤۱)

رضاعی بہن کے ساتھ حسن سلوک

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی رضاعی یعنی دودھ شریک بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک کرتے ، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے،چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی بہن حضرت "شیماء" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا یہ حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی صاحبزادی تھیں۔جب لوگوں نے ان کو گرفتار کیا تو اُنہوں نے کہا کہ میں تمہارے نبی کی بہن ہوں۔ مسلمان ان کی شناخت کے لئے بارگاہ نبوت میں لائے تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو پہچان لیا اور جوشِ محبت میں آپ کی آنکھیں نم ہو گئیں اور آپ نے اپنی چادر مبارک زمین پر بچھا کر ان کو بٹھایا اور کچھ اونٹ کچھ بکریاں ان کو دے کر فرمایا کہ تم آزاد ہو۔اگر تمہارا جی چاہے تو میرے گھر پر چل کر رہو اور اگر اپنے گھر جانا چاہو تو میں تم کو وہاں پہنچا دوں۔انہوں نے اپنے گھر جانے کی خواہش ظاہر کی تو نہایت ہی عزت و احترام کے ساتھ وہ ان کے قبیلے میں پہنچا دی گئیں۔(المواھب اللدنیة مع شرح الزرقانی،باب غزوۃ اوطاس،ج۳،ص۵۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا! حضور نبیِ کریم،رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم اپنی رضاعی بہن کے ساتھ کس قدر شفقت و مہربانی سے پیش آئے، جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواجِ مطہرات، صحابیات اور دیگر خادماؤں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ وغیرہ کیساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں اور نوازشوں کا سلسلہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ بھی قابلِ دید تھا کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی بہن حضرت شیماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی تشریف آوری پر خوشی سے کھڑے ہو جاتے، ان کی دلجوئی فرماتے اور ان پر خوب نوازشیں بھی فرماتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس پاکیزہ عمل میں ہمارے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کیونکہ آج ہم میں سے کئی اسلامی بھائی، بہن بھائیوں والے ہیں مگر کیا ہم اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ محبتوں بھرا سُلوک کرتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہمارے بھائی، بہن بھی ہم سے راضی ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اپنے بھائی بہنوں کو جھاڑتے، مارتے یا گالیاں تو نہیں دیتے؟ کیا ہم اپنی بہنوں کو خوش رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں؟، کیا ہم انہیں اپنے یہاں ہونے والی تقریبات میں بلاتے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم ان کے حقوق کو پامال تو نہیں کرتے۔؟ بہرحال ہمیں چاہئے کہ اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے اپنے بھائی بہنوں کے معاملے میں شفقت و مہربانی جیسا کردار ادا کریں اور اپنے آپ کو ایسے ماحول سے وابستہ رکھیں کہ جہاں پر ہمیں رشتہ داروں کے حقوق کی بجاآوری کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہو۔ یاد رکھئے! بھائی بہنیں ایک دوسرے کہ دکھ درد کے مداوا ہوتے ہیں مشکلات میں ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں، لیکن بسا اوقات بہن بھائی اور یا بہنیں ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں اور آپس میں ایک دوسری کو طعنے دیتی اور ان کی دل آزاری کرتی دکھائی دیتی ہیں، پھر جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اپنے کئے پر شرمندہ ہوتی ہیں، آیئے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے، چنانچہ

اندھی لڑکی

دو سگی بہنوں نے اپنی اولاد کے رشتے آپس میں طے کئے، لڑکی کی نظر کمزور تھی جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اختلافات نے سر اٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ ایک بہن دوسری سے کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی بیٹی سے نہیں کرسکتی۔ یہ سن کر دوسری بہن کے دل پر گویا تیروں کی برسات ہوگئی کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اس کی سگی بہن تھی، بہرحال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جاچکی تھی۔ دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اسے خیال آیا کہ لوہے کے پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں انہیں چھت پر منتقل کردیتی ہوں، اس نے اپنے بیٹے کو بھی اس کام میں شامل کرلیا۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اچانک لوہے کا پائپ اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اس کی آنکھ پپوٹے سمیت باہر نکل پڑی، اس کے دل پر قیامت گزر گئی اور اس کے ذہن میں اپنی سگی بہن کو کہے گئے الفاظ گونجنے لگے کہ میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی لڑکی سے نہیں کرسکتی، اب اسے اپنے انداز پر ندامت ہونے لگی لیکن اب کیا فائدہ! بیٹے کی آنکھ تو جاچکی تھی۔ (جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص47)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے مدنی پھول ہیں کہ جب ایک بہن نے دوسری بہن کو چبھتے ہوئے جملے بولے جس کی وجہ سے اس بہن کی دل آزاری ہوئی تو جیسی کرنی ویسی بھرنی کے مطابق اس کے لڑکے کی آنکھ بھی ضائع ہوگئی اور وہ بھی ایک آنکھ سے اندھا ہوگیا۔ یاد رکھئے! دل آزاری کرنا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، بلاوجہ مسلمانوں کا دل دکھانا، انہیں طرح طرح سے اذیت پہنچانا عام ہوتا جارہا ہے، حالانکہ دل آزاری کرنے والے اللہ پاک کی ناراضی مول لیتے ہیں، دل آزاری کرنے والے معاشرے

میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے اور دل آزای کرنے والوں کو دردناک عذابات کا سامنا کرنے پڑے گا، چنانچہ

دل ہلادینے والی خارِش

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قَدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء (تکلیف) کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب، ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوف خدا اور عذاب جہنم سے لرز جایئے! اگر کبھی کسی مسلمان کی بِلاجہ شرعی دل آزاری کی ہو تو آپ کا چاہے اس سے کیسا ہی قریبی رشتہ ہو، بڑا بھائی ہو یا بڑی بہن، والِد ہو یا سُسر، شوہر ہو یا بیوی یا آپ کتنے ہی بڑے رتبے والے یا مالدار ہوں، بِغیر شرمائے توبہ کر لیجئے اور اُس سے مُعافی مانگ کر اس کو راضی کر لیجئے، ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا، یاد رکھئے! جس طرح کسی مسلمان کی دل آزاری کرنا بہت بڑا گناہ ہے اسی طرح اس کے دل میں خوشی داخل کرنا بہت بڑی نیکی اور سعادت مندی کی بات ہے، جو کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ پاک اس کو بے شمار انعام واکرام کے ساتھ ساتھ جنت میں داخلہ عطا فرماتا ہے، چنانچہ

فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیونکہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مُسلِم، کتاب البر و الصلة، باب فضل ازالة الاذی عن الطريق، ص ۱۰۸۲ حديث ۲۶۱۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مریدین و محبین کو اس بات کی تلقین کرتے رہتے ہیں کہ حتی الامکان کوشش کریں کہ آپ کی ذات سے کبھی کسی کا دل نہ دُکھے اور نہ کوئی تکلیف پہنچے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تراجم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**مجلس تراجم**" بھی ہے۔ جو امیرِاہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مختلف زبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سر اَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہو سکیں اور ان کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اور اپنے دوست و اَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی

دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

قبرودفن کی سُنّتیں اورآداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! قبرودفن کی سُنّتیں اورآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ۞ مِیّت کو دفن کرنا فرضِ کفایہ ہے (یعنی ایک نے بھی دفنا دیا تو سب بَرِیُّ الذّمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ دفنایا گنہگار ہوا) یہ جائز نہیں کہ مِیّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کرکے بند کردیں۔ (بہار شریعت جلد اول ص ۸۴۲) ۞ قبریں بھی اللہ پاک کی نعمت ہیں کہ جن میں مُردے دَفن کر دیئے جاتے ہیں تاکہ جانور اور دوسری چیزیں ان کی اہانت (یعنی توہین) نہ کریں ۞ صالحین (یعنی نیک بندوں) کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعاذَ اللہ مستحقِ عذاب (یعنی عذاب کا حقدار) بھی ہو جاتا ہے تو وہ شَفاعت کرتے ہیں، وہ رَحمت کہ اُن پر نازل ہوتی ہے اسے بھی گھیر لیتی ہے۔ حدیث میں ہے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”اپنے اَموات (یعنی مُردوں) کو اچھّے لوگوں کے ساتھ دفن کرو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۳۹۰ رقم

---

1 ...مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

۹۰۴۲)(فتاوٰی رضویہ ج۹ص ۳۸۵) ۞رات کو دَفن کرنے میں کوئی حَرَج نہیں(جوہرہ ص ۱۴۱)

﴿اعلان:﴾

قبرو دفن کے بارے میں بقیہ اہم مدنی پُھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

2۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[3]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[4]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[5]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

4...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

5...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

پڑھتا ہے۔(6)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(7)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(8)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(9)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم

6...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

7...الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

8...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

9...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 12 جولائی 2018ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

قبر و دفن کی سُنّتیں اور آداب

۞ ایک قبر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کرسکتے ہیں (بہارِ شریعت جلداوّل ص ۸۴۶، عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶) ۞ جنازہ قبر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحَب ہے تاکہ مِیّت قبلے کی طرف سے قبر میں اتاری جائے۔ قَبْر کی پائِنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۸۴۴) ۞ حسبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی اور نیک آدَمی قبر میں اُتریں۔ عورت کی مِیّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶) ۞ عورت کی مِیّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں ۞ قبر میں اُتارتے وَقت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ۔ (تنویر الابصار ج ۳ ص ۱۶۶) ۞ مِیّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰) ۞ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔ ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۰۹) ۞ قبر کچّی اینٹوں سے بند

کردیں اگر زَمین نَرْم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۴۴) ۞ اب مِٹّی دی جائے، مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ۔ دوسری بار وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ۔ تیسری بار وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى کہیں۔ اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔ (جوھرہ ص۱۴۱) ۞ جتنی مِٹّی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے (عالمگیری ج۱ص۱۶۶) ۞ ہاتھ میں جو مٹّی لگی ہے، اسجھاڑدیں یا دھوڈالیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۴۵) ۞ قبر چَوکھُونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پرپانی چھڑکنا بہتر ہے، قبر ایک بالشت اونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ بہارِ شریعت ج۱ص۸۴۶ مُلَخَّصاً۔ دفن کے بعد قبر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میّت کے لئے نہایت نَفع بخش ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۵ ص۳۷۰) ۞ مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اوّل و آخِر پڑھیں، سرہانے (یعنی سر کی جانب) الٓمّٓ تا مُفۡلِحُوۡنَ تک اور پائنتی (یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۴۶) ۞ شجرہ یا عَہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مِیّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ ''دُرِّمختار'' میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی اُمّید ہے اور مِیّت کے سینے اور پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھنا جائز ہے۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسم اللہ شریف لکھیں اور سینے پر کلمۂ طَیِّبہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمے کی انگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۴۸) ۞ قبر سے مِیّت کی ہڈّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفن کرنا واجِب ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۹ص۴۰۶)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ منورہ میں شہادت کی دعا!

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق "مدینہ منورہ میں شہادت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی اے اللہ پاک! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں موت عطا فرما۔"

(بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی۔۔۔الخ، ج۱، ص ۶۲۲، حدیث:۱۸۹۰۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، الحدیث : ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔
(3)جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔
(4)گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔
(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔
(6)جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔
(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔
(8)کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔
(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غوروفکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔
آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔
توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72مدنی انعامات)

یومیہ 50مدنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5)313بار درودِ پاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا؟ (9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)فکرِ مدینہ کی؟(16)صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ

و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دوپہر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31)فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد